



4617CH06

آسمانی دوست

مارچ کے مہینے کے وہ دن تھے جب ہوانہ جانے کہاں سے چلنا شروع ہوتی ہے اور تیز آندھی بن جاتی ہے۔ صبح سے ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھیں اور آسمان پر تیزی سے بادل چھائے جا رہے تھے۔ تیز ہوا سے پیڑوں کی چھوٹی چھوٹی شاخیں ٹوٹ کر گر رہی تھیں اور ان کی آوازیں گونج رہی تھیں۔ پرانی سوکھی پتیاں ہوا میں اڑتی پھر رہی تھیں۔

منی اپنی پہلی منزل کے فلیٹ کی بالکنی میں وہیل چیئر (پہیوں والی کرسی) پر بیٹھی باہر پارک میں کھلتے بچوں کو دیکھ رہی تھی۔ بچوں کو تیز ہواؤں اور لہروں پر گرتی، نیم کی پیلی پیلی پتیوں کی کوئی پرواہ نہیں تھی۔ وہ سب تو اپنے کھیل میں مست تھے۔

”منی اندر آ جاؤ۔“ اس کی مٹی نے باورچی خانے سے آواز دی۔

”ایک منٹ مٹی“ منی نے کپکپاتی آواز میں کہا اور وہیل چیئر میں زور لگا کر آگے کوچکی اور کھیل دیکھنے لگی۔

اُس کی مٹی باہر بالکنی میں آگئیں۔ ”منی گڑیا، ہوا بہت تیز چل رہی ہے۔ باہر بیٹھنا ٹھیک نہیں ہے۔ چلو اندر چلو۔ اچھی بیٹی ہے میری۔“

منی اُسی طرح بالکنی سے جھانکتی رہی۔ ”بس ذرا سی دیر۔“ اُس نے ضد کی۔

اُس کی مٹی نے پارک میں کھلتے بچوں کو دیکھا۔ لمبی ٹھنڈی سانس لی اور اندر جاتے ہوئے بولیں ”دھیان رکھنا، بارش شروع ہونے سے پہلے ہی اندر آ جانا۔ میں نہیں چاہتی کہ تم بھیگو۔“

منی بارہ سال کی تھی اور معذور تھی۔ وہ اپنی قمیص کے بٹن نہیں لگا سکتی تھی مگر وہ گھسٹ گھسٹ کر چل سکتی تھی۔ اُس نے دانت صاف کرنا اور تچے کی مدد سے کھانا سیکھ لیا تھا۔ وہ اپنی وہیل چیئر بھی خود چلا لیتی تھی۔ وہ ایک خاص طرح کے اسکول میں جاتی تھی جہاں اُسے کچھ خاص قسم کی کسرت اور بولنے کی مشق کرائی جاتی تھی اور ساتھ ہی ساتھ وہی سب مضمون پڑھائے جاتے تھے جو سب بچے اسکول میں پڑھتے ہیں۔ مگر منی کا کوئی دوست نہیں تھا۔

اسے اس گھر میں آئے ہوئے چھ مہینے ہو گئے تھے مگر اب تک کوئی ایسا نہیں تھا جو مٹی کے ساتھ کھیلے۔ پڑوس کے سارے بچے اپنے اپنے کھیلوں اور اسکول میں مصروف رہتے تھے۔ انھوں نے مٹی سے دوستی نہیں کی تھی۔ وقت گزارنے کے لیے مٹی کا سب سے اچھا مشغلہ بچوں کو کھیلتے ہوئے دیکھنا تھا۔

بارش کی بڑی بڑی بوندیں گرنے لگیں مگر بچے اپنے کھیل میں لگے رہے۔ بڑی سی لال گیند اوپر نیچے اچھلتی رہی۔ اچانک بچوں کے بیچ ایک اور گیند آگئی، ایک کتھی رنگ کی گیند۔ لڑکیوں نے چیخیں ماریں اور لڑکے گلا پھاڑ پھاڑ کر چلانے لگے۔ ایک لڑکا گیند کو چھونے کے لیے جھکا۔ تبھی اچانک اس نے پر پھڑ پھڑائے اور اڑ گئی۔ اس سے پہلے کہ مٹی کی سمجھ میں کچھ آتا کہ کیا ہوا، نئی گیند اڑتی ہوئی اُس کی بالکنی تک آگئی اور اُس کی گود میں اتر گئی۔



مارے حیرت کے ایک پل تو مٹی کی سمجھ میں کچھ نہیں آیا۔ جب ذرا سنبھلی تو دیکھا کہ اُس کی گود میں جو چیز ہے وہ گیند نہیں ایک چڑیا ہے جو ڈر کے مارے سکڑی سمٹی اُس کی گود میں بیٹھی ہے۔ بارش اب تیز ہو گئی تھی۔

”مُنی! اُس کی مُمی چلاتی ہوئی باہر آئیں تاکہ اُس کی کرسی دھکیل کر اُسے اندر لے جائیں۔“ یہ کیا ہے؟“ وہ چڑیا کو دیکھ کر حیرت سے بولیں۔

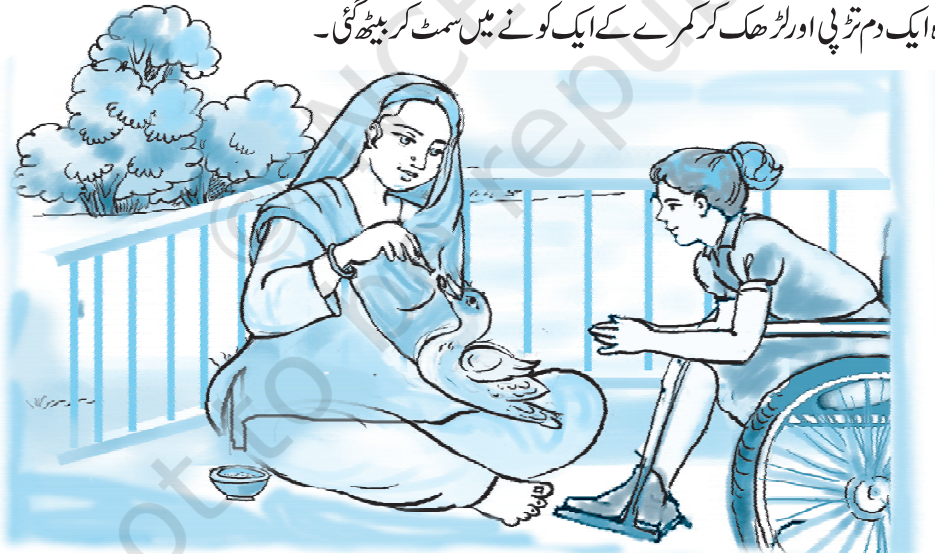
”مُمی! یہ ایک بطخ ہے، آسمان سے آئی ہے یہ۔“ مُنی نے دھیرے سے کہا۔

یقیناً وہ چڑیا بطخ ہی تھی، شاویلر۔ ٹھنڈے شمالی حصے سے ہر سال ہندوستان آنے والا ایک مہمان۔ شاید وہ اپنے غول کے ساتھ اپنے وطن واپس جا رہی ہوگی۔ مگر تیز ہوا کی وجہ سے اپنا راستہ بھول گئی۔ اپنے ساتھیوں سے دوبارہ جا ملنے کی دیوانہ وار کوشش میں اُس کے بازوؤں میں چوٹ لگ گئی۔

وہ ایک خوب صورت جنگلی بطخ تھی۔ اُس کے جسم کا نچلا حصہ ملائم اور مخملی تھا اور اُس کی چونچ پھاڑے کی طرح چوڑی سی تھی۔ اُس کے پر چمکیلے، نیلے، سفید اور بھورے تھے۔ اُس وقت وہ بے حد تھکی ہوئی لگ رہی تھی۔

مُنی کی مُمی نے اُسے اُٹھانے کی کوشش کی۔ لیکن اُس نے اچانک ان کے ہاتھ میں ٹھونگ مار دی۔ ”ہائے“ وہ چلائیں اور اپنا ہاتھ پیچھے کھینچ لیا۔

وہ ایک دم تڑپی اور لڑھک کر کمرے کے ایک کونے میں سمٹ کر بیٹھ گئی۔



شام تک مُنی اور اس کی مُمی بطخ کو کچھ کھلانے کی کوشش کرتی رہیں۔ انھوں نے اُس کے سامنے روٹی کے ٹکڑے، پھلیاں اور پھل سب کچھ رکھا مگر اُس نے کوئی چیز چھوئی تک نہیں۔

”مُمی، اسے کچھ پکے چاول کچل کر دودھ کے ساتھ دیجیے۔“ مُنی نے مشورہ دیا۔

اُس کی مُمی نے ایک پیالے میں پکے ہوئے چاول ڈال کر کچلے۔ اس میں دودھ شکر ملایا۔ چڑیا کی چونچ کھولی اور روشنائی بھرنے والے ڈراپر سے اُسے کھلایا۔

جیسے ہی اُس کے پیٹ میں کھانا گیا، بطخ کچھ چاق و چوبندی نظر آنے لگی۔ اُس کی آنکھیں چمکنے لگیں۔ اور اُس نے اپنے پر کھولنے کی کوشش بھی کی۔ مگر ایک دوبار کوشش کرنے کے بعد ٹال گئی۔ ”مجھے معلوم ہے مُمی اس کا نام کیا ہے۔“ مِترا نام ہے اس کا۔ مُمی نے کہا اور اس کی مُمی مسکرا دیں۔

”ہم مِترا کو کہاں لٹائیں مُمی؟“ اُس کے پاپا نے اُس سے پوچھا۔

”پاپا میں چاہتی ہوں یہ میرے پاس رہے۔ شاید اُسے رات میں میری ضرورت پڑے۔“ مُمی نے کہا۔ آخر انھوں نے مِترا کو ایک تنکوں کی ٹوکری میں بٹھا کر مُمی کے پلنگ کے پاس رکھ دیا۔

مُمی کی امیدوں کے خلاف مِترا نے رات میں اُسے بالکل نہیں جگایا۔ جب صبح سویرے اُس کی آنکھ کھلی تو مُمی کو پہلا خیال یہی آیا کہ پلنگ کے پاس رکھی ٹوکری میں جھانک کر دیکھے۔ مگر ڈر اور گھبراہٹ سے اُس کا حال خراب ہو گیا جب اُس نے دیکھا کہ ٹوکری خالی ہے۔

”مِترا! مِترا!“ مُمی ایک کہنی کے بل اٹھ کر چلائی اور اُس نے دیکھا کہ وہ باتھ روم میں سے آنکھیں چکاچک کر اُسے دیکھ رہی ہے۔ وہ کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

بطخ بس پھدک پھدک کر چل پاتی تھی۔ وہ اُڑنے کی جان توڑ کوشش کر رہی تھی۔ جب مُمی گھسٹ گھسٹ کر اُس کے پاس پہنچی تو اُس نے پر پھڑپھڑائے اور پھدک کر دوڑ چلی گئی۔ مُمی نے بڑی مشکل سے جب اُسے پکڑا تو اُس نے فوراً ٹھونگ مار دی۔

”مُمی! کیا ہوا؟“ اُس کی مُمی گھبرا کر چلائیں اور کمرے میں آ گئیں۔ مگر جب انھوں نے بطخ کو اپنی بیٹی کے بازوؤں میں دیکھا تو اُن کی گھبراہٹ خوشی میں بدل گئی۔ میں تمہارے لیے اور تمہاری دوست کے لیے ناشتہ لائی ہوں۔ انھوں نے اعلان کیا۔

جب مُمی مِترا کو دبوچ کر اُسے ناشتہ کھلانے کی کوشش کر رہی تھی تو دروازے کی گھنٹی بجی۔ جیسے ہی مُمی کی مُمی نے دروازہ کھولا تو بچوں کی ایک ٹولی نے ان کو نمستہ کہا۔ وہ سب اپنے اسکول کا صاف ستھرا یونیفارم پہنے ہوئے تھے۔

”آئی! کیا ہم چڑیا دیکھ سکتے ہیں؟“ انھوں نے پوچھا۔



میترا کو ڈراپر سے کھانا کھاتا دیکھ کر بچوں کو بہت حیرت اور خوشی ہوئی۔ انھوں نے اُسے پکڑنے میں مٹی کی مدد کی۔ اسکول کی بس پکڑنے کے لیے انھیں جلدی جانا تھا۔ ”ہم دوپہر میں پھر آئیں گے مٹی۔“ انھوں نے کہا۔ مٹی بھی اسکول جانے کے لیے تیار ہو گئی۔

”بے چاری بطن! اپنے دوستوں کو کتنا یاد کر رہی ہوگی؟“ شام کو بچوں میں سے ایک لڑکے مٹی نے بطن کو دیکھتے ہوئے کہا۔

”اب تو اُس کے لیے نئے دوست بنانا اور بھی مشکل ہے کیونکہ اب یہ لڑکی ہو گئی ہے۔“ انجونا نے کہا اور فوراً ہی اُسے خیال آیا کہ اُس نے کیا کہہ دیا، تو جلدی سے اُس نے منہ دبایا۔

”ہم اُسے طاقتور بنائیں گے۔“ مٹی نے کہا۔

اس واقعے کے بعد پڑوس کے بچے مٹی کے بہت اچھے دوست بن گئے۔ آخر کار بچوں کو احساس ہو ہی گیا کہ مٹی کے ساتھ نہ کھیلنے سے اُسے کتنی تکلیف ہوتی ہوگی۔

اگلے دن انجونا نے اپنے ساتھ ایک موٹی سی کتاب لائی۔ ”دیکھو بطنوں کے بارے میں سب کچھ تم اُس میں سے پڑھ سکتے ہو۔ میترا شاویلر کہلاتی ہے۔“ بچوں نے خوش ہو کر اُسے گھیر لیا۔ اور شاویلر کی عادتوں کے بارے میں سب کچھ پڑھ لیا۔

”میترا! اب تک سینکڑوں میل اڑ چکی ہوگی، ہے نا! ننھی پر پانے کہا۔“

”سیکڑوں نہیں ہزاروں!“ مٹی نے اُسے ٹوک کر ٹھیک کیا۔ ”یہ پھر سے ہزاروں میل اڑ کر اپنے گھر جائے گی۔“

آخر ان کے دوست پرندے کی رخصتی کا دن آ ہی گیا۔ مٹی کے پاپا سب بچوں اور بطن کو لے کر جھیل پر گئے۔ بچوں نے میترا کو پیار سے مٹی کی گود سے اٹھایا اور آہستہ سے اسے جھیل میں چھوڑ دیا۔ اس نے تیرنا شروع کر دیا اور اپنی چونچ سے پانی میں کچھ کھودنے لگی۔ بچے بہت دیر تک وہاں کھڑے اسے دیکھتے رہے۔

اگلے دن منی بالکنی میں بچوں کو کھیلتے دیکھنے لگی تو پارک میں کوئی نہیں تھا اور پھر دروازے کی گھنٹی بجی اور بچوں کی فوج اندر آ گئی۔ ”آئی! پلیز منی کو ہمارے ساتھ پارک میں کھیلنے کے لیے بھیج دیجیے۔“ انہوں نے کہا۔ ”ہم اسے



وہیل چیئر پر حفاظت سے واپس لے آئیں گے۔“ محبت بھرے بہت سے ننھے منے ہاتھوں کی مدد سے منی سیڑھیوں سے اتری اور پارک میں لے جائی گئی۔

اس کے بعد بھلا منی اکیلی اور اداس کیوں رہتی۔

پد ماراؤ

معنی یاد کیجیے

شاخیں	:	(شاخ کی جمع) پیڑ کی ڈالیں، ٹہنیاں
مست	:	مگن
معذور	:	جسم کے کسی حصے کا کمزور یا ناکارہ ہونا، جسم کے کسی حصے کا کام نہ کرنا
مشق	:	کسی کام کو سیکھنے کے لیے بار بار کرنا، دُہرانا
مشغلہ	:	کام، شغل
مصروف	:	کام میں لگا ہوا
حیرت	:	تعجب
غول	:	گروہ
دیوانہ وار	:	بے انتہا شوق کے ساتھ، پُر جوش انداز میں
مشورہ	:	رائے، صلاح
ٹھونگ	:	چونچ
لولی	:	جس کا ہاتھ بے کار ہو گیا ہو یا ضائع ہو گیا ہو
رخصتی	:	روانہ ہونا، جدا ہونا
اداس	:	پریشان، سُست، غمگین
چاق و چوبند	:	پھرتیلا، چُست

سوچیے اور بتائیے

1. منی اپنی بالکنی سے پارک کی طرف کیا دیکھ رہی تھی؟
2. منی کی مُمی بار بار اسے اندر آنے کو کیوں کہہ رہی تھیں؟
3. منی گھسٹ گھسٹ کر کیوں چلتی تھی؟

4. منی اپنا کون کون سا کام خود کر لیتی تھی؟
5. منی کے اسکول میں اس سے کیا کرایا جاتا تھا؟
6. خالی وقت میں منی کا مشغلہ کیا تھا؟
7. منی کی گود میں اچانک کیا چیز آ کر گری؟
8. منی نے چوٹ کھائی ہوئی بطخ کی کس طرح مدد کی؟
9. بطخ کے آنے کے بعد پڑوس کے بچے منی کے پاس کیوں آئے؟
10. انجونے کچھ کہتے کہتے جلدی سے اپنا منہ کیوں دبا لیا؟
11. محبت بھرے بہت سے ننھے منے ہاتھ منی کو کہاں لے گئے؟

واحد سے جمع اور جمع سے واحد بنائیے

مضمون مشغلہ وقت کتاب احساسات افواج آنکھیں

خالی جگہ کو صحیح لفظ سے بھریے

1. منی اپنی بالکنی میں وہیل چیئر پر بیٹھی باہر ————— میں کھیلتے ————— کو دیکھ رہی تھی۔
2. منی نے دانت صاف کرنا اور ————— کی مدد سے کھانا ————— لیا تھا۔
3. منی کو اسکول میں کچھ خاص قسم کی ————— اور بولنے کی ————— کرائی جاتی تھی۔
4. پڑوس کے سارے بچے اپنے اپنے کھیلوں اور اسکول میں ————— رہتے تھے اور انھوں نے منی سے ————— نہیں کی تھی۔
5. شاید وہ اپنے ————— کے ساتھ اپنے وطن واپس جا رہی ہوگی۔ مگر تیز ہوا کی وجہ سے اپنا راستہ ————— گئی ہو۔
6. جیسے ہی اس کے پیٹ میں کچھ کھانا گیا بطخ کچھ ————— سی لگنے لگی۔ اس کی آنکھیں ————— لگیں۔

7. اس واقعے کے بعد پڑوس کے بچے منی کے بہت اچھے — بن گئے۔ آخر کار بچوں کو — ہو ہی گیا۔
8. اس کے بعد بھلا منی — اور — کیوں رہتی۔

بلند آواز سے پڑھیے

معدور مشغلہ مصروف چاق و چوبند مشورہ مضمون مخملی بلخ ٹھونگ

لکھیے

اگر آپ کی جماعت میں منی جیسا کوئی بچہ ہو تو آپ اس کی کس طرح مدد کریں گے؟

غور کرنے کی بات

- کبھی کبھی اسم سے صفت اور صفت سے اسم بنالیتے ہیں۔ جیسے آپ کے سبق میں ایک لفظ ”مخملی“ آیا ہے۔ یہ صفت ہے۔ اور یہ اسم مخمل سے بنا ہے۔ اسی طرح ایک لفظ ”آسمان“ آیا ہے جو اسم ہے اور اس سے صفت ”آسمانی“ بنی ہے۔

شاویلر۔ ٹھنڈے شمالی حصے سے ہر سال ہندوستان آنے والا ایک مہمان۔ شاید وہ اپنے غول کے ساتھ اپنے وطن واپس جا رہی ہوگی۔ مگر تیز ہوا کی وجہ سے اپنا راستہ بھول گئی۔ اپنے ساتھیوں سے دوبارہ جاملنے کی دیوانہ وار کوشش میں اُس کے بازوؤں میں چوٹ لگ گئی۔
وہ ایک خوب صورت جنگلی بٹخ تھی۔ اُس کے جسم کا نیلا حصہ ملائم اور مخملی تھا اور اُس کی چونچ پھاوڑے کی طرح چوڑی سی تھی۔ اُس کے پر چمکیلے، نیلے، سفید اور بھورے تھے۔ اُس وقت وہ بے حد تھکی ہوئی لگ رہی تھی۔